شکوہ وعظمتِ ملّت کا پاس دار رہا
سخن تھا اُس کا تبِ تابشِ جلیل لئے

وہ اُسکی سحر بیانی، وہ اس کا صدق و خلوص
تلاش کرتا تھا خود شاہد مقال اُسے
گزر گیا جو ہر اک موڑ کاٹ کر غم کا
ڈرا سکا نہ کبھی موت کا جلال اُسے
نگل سکی نہ جسے صرصرِ حوادث بھی
خدا نے بخشا تھا وہ دردِ لازوال اُسے
ستیزہ کار رہا شاطرِ فرنگی سے
تمام عمر رہا قوم کا خیال اُسے
اُتر گیا جو دلِ قوم میں لہو بن کر
نہ کر سکے گی کبھی موت پائمال اُسے

ماخوذ "تابندہ و پائندہ شخصیتیں" سنہ ۱۹۶۸ء

سید محمد قاسم نوری